1665-کیا عورت پر شادی کرنا واجب ہے

سوال

کیا عورت کے لیے شادی کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

اس سوال کا جواب دینے کے لیے ہم ذیل میں مسلمان فقہاء کرام کے موقف کو پیش کرتے ہیں :

مواھب الجلیل میں لکھا ہے :

عورت پر اس کے نان ونفقہ اور سر چھپانے سے عاجز ہونے کی بنا پر نکاح کرنا واجب ہے کیونکہ یہ سب کچھ اسے نکاح سے ہی حاصل ہوسکتا ہے ۔

شرح الکبیر میں ہے کہ :

اگر اسے اپنے آپ پر زنا میں پڑنے کا خدشہ ہو تو نکاح واجب ہے ۔

اور فتح الوھاب میں ہے :

طاقت رکھنے والی عورت پر نکاح کرنا سنت ہے ، اور اسی طرح نفقہ کی محتاج اور وہ عورت جسے فاجر قسم کے مردوں کے حملوں کا ڈر ہو وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے ۔

اور صاحب مغنی المحتاج کہتے ہیں :

جب زنا کا خوف ہو تو نکاح کرنا واجب ہے ، ایک قول ہے جب نذر مانے تو بھی نکاح واجب ہے ، پھر عورت کے نکاح کے حکم میں اس کا قول ہے : اگر وہ اس کی محتاج ہو ، یعنی اسے نکاح یا پھر نفقہ کی ضرورت ہو یا وہ فاجر قسم کے لوگوں کے حملے سے ڈرے تو پھر اس کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے ، یعنی اس میں دین اور شرمگاہ کی حفاظت اور نفقہ وغیرہ کی خوشحالی ہے ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

وجوب نکاح میں ہمارے اصحاب میں اختلاف ہے ، مشہور مسلک تو یہی ہے یہ واجب نہیں ہے ، لیکن اگر کسی کو نکاح ترک کرنے کی بنا پر حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہو تو اس پر اپنے نفس کی عفت لازمی ہے ، عام فقہاء کرام کا قول یہی ہے ۔

نکاح کے بارہ میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں :

کچھ تو ایسے ہیں کہ اگر وہ نکاح نہ کرے تو اسے حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہو عام فقہاء کرام کے ہاں ایسے شخص کے لیے نکاح کرنا واجب ہے کیونکہ اس پر اپنے آپ کو حرام کام سے بچانا اور عفت اختیار کرنا لازم ہے اور یہ نکاح کے بغیر نہیں ہوسکتا ۔

اور سبل السلام میں ہے :

ابن دقیق رحمہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے کہ : جسے حرام کام میں پڑنے کا خدشہ ہو اور وہ نکاح کی طاقت بھی رکھتا ہو ایسے شخص پر کچھ فقہاء کرام نے نکاح کرنا واجب قرار دیا ہے ، تو ایسے شخص پر نکاح کرنا واجب ہوگا جو نکاح کیے بغیر زنا ترک نہیں کر سکتا ۔

اور صاحب بدائع الصنائع کا کہنا ہے :

نکاح کی خواہش اور طاقت رکھنے کی حالت میں نکاح کرنا فرض ہے ، حتی کہ جو شخص عورت کی خواہش رکھتا ہو اور صبر نہ کر سکتا ہو اور مہر و نان نفقہ دینے کی قدرت بھی رکھنے کے باوجود نکاح نہ کرے تو وہ گنہگار ہوگا ۔

اوپر کے بیان میں اس بات کی وضاحت بیان کی گئی ہے کہ کن کن حالات میں نکاح کرنا واجب ہوتا ہے ، اب اگر آپ یہ کہیں کہ ہم عورت کے متعلق یہ کس طرح تصور کر سکتے ہیں ، عادت تو یہ ہے کہ مرد ہی تلاش کرت اور شادی کا پیغام دیتا اور نکاح کے لیے دروازے کھٹکھٹاتا ہے ، یہ کام عورت کا نہیں ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے بارہ میں جو کچھ عورت کر سکتی ہے وہ یہ کہ اگر اس کے پاس کوئی اچھا اور کفو دینی رشتہ آتا ہے تو اسے رد نہیں کرنا چاہیے بلکہ وہ قبول کر لے ۔

عورت اور مرد کے لیے ضروری ہے کہ اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اسلام میں نکاح کا بہت ہی عظیم مقام و مرتبہ ہے ، جب اسے یہ علم ہوگا تو پھر وہ اس کی حرص بھی رکھیں گے ذیل میں ہم اس موضوع کے بارہ میں بہت ہی اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں :

امام ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

فصل :

نکاح کی مشروعیت میں اصل تو کتاب و سنت اور اجماع ہے :

کتاب اللہ کے دلائل :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور عورتوں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو ، دو دو ، تین تین ، چار چار سے }. النساء (3) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{تم میں سے جو مرد و عورت بے نکاح ہیں ان کا نکاح کردو ، اور اپنے نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی }. النور (32) ۔

سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل :

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو بھی شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے شادی کرنی چاہیے کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا کرتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کا باعث ہے، اور جو طاقت نہیں رکھتا اسے روزے رکھنے چاہییں یہ اس کے لیے ڈھال ہیں) متفق علیہ۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں، اور مسلمانوں کا نکاح کے مشروع ہونے پر اجماع ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ اگر میری عمر کے دس دن بھی باقی بچیں اور مجھے علم ہو کہ میں اس کے آخر میں فوت ہوجاؤں گا اور مجھے نکاح کی خواہش ہو تو میں نکاح کرلوں گا کہ کہیں فتنہ میں نہ پڑجاؤں۔

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالی کو فرمایا:

شادی کرو کیونکہ اس امت کا سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کی عورتیں زیادہ ہوں۔

اور ابراھیم بن میسرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے طاؤس رحمہ اللہ نے کہا تم نکاح کرلو وگرنہ تمہیں وہی بات کہوں گا جو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی الزوائد کو کہی تھی: کہ یا تو تم نکاح کے قابل ہی نہیں یا پھر تمہیں فجور نے نکاح کرنے سے روک رکھا ہے۔

مروزي کی روایت میں ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے کہا: بغیر شادی کے رہنا اسلام میں کہیں بھی نہیں ملتا، اور فرمایا: جو تمہیں یہ کہے کہ شادی نہ کرو وہ تمہیں اسلام کے علاوہ کسی اور چیز کی دعوت دے رہا ہے۔

پھر رحمہ اللہ تعالی کہنے لگے:

نکاح کی مصلحتیں بہت ساری ہیں، اس میں دین اسلام کی حفاظت اور بچاؤ ہے اور اسی طرح عورت کی بھی حفاظت و پاکبازی اور اس کے حقوق کا خیال اور نسل آگے بڑھتی ہے اور امت اسلامیہ کی کثرت ہے اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر کا ثبوت ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت ساری مصلحتیں پائی جاتی ہیں۔

اے ہماری سوال کرنے والی بہن اس سے آپ کو یہ علم ہوگا کہ نکاح کی مصلحت اور منافع بہت زیادہ ہیں، اس لیے مسلمان عورت اس سے پیچھے نہیں رہتی اور خاص کر جب اسے کوئی دین اور اخلاق والا رشتہ مل رہا ہو۔

واللہ اعلم.